دارالعلوم حقانیہ میں تحفظ مدارس دینیہ کانفرنس کا متفقہ اعلامیہ

نحمده تبارك و تعالیٰ و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم
وعلی آله وأصحابه و أتباعه أجمعين

پیش کردہ : مولانا زاہد الراشدی

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں ملک بھر کے دینی مدارس کے نمائندگان کا یہ بھرپور اجتماع دینی مدارس کے بارے میں بین الاقوامی سیکولر لابیوں، اداروں اور میڈیا کی مسلسل، منفی اور کردار کشی پر مبنی رپورٹوں کے پس منظر میں حکومت پاکستان کی طرف سے دینی مدارس کے نصاب و نظام کی اصلاح اور انہیں اجتماعی دھارے میں لانے کے خوشنما عنوان کے ساتھ دینی مدارس کے معاملات میں مداخلت کے مبینہ اعلانات کو گہری تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس پر شدید اضطراب کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پاکستان قومی حلقوں اور رائے عامہ کو اس سلسلہ میں چند ضروری حقائق کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہے۔

☆ دینی مدارس کا یہ نظام برطانوی استعمار کے ہاتھوں برصغیر پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش میں مسلم اقتدار کے خاتمہ اور ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد اس خطہ میں دینی علوم کے تحفظ اسلامی تہذیب و تمدن کی بقا اور ماضی کیساتھ مسلمانوں کا فکری و عملی رشتہ قائم رکھنے کی غرض سے چند مخلصین اور اہل اللہ کی کوششوں سے وجود میں آیا تھا اور ان مدارس نے کسی قسم کی سرکاری سرپرستی اور امداد کو قبول کئے بغیر باہمی تعاون اور رضاکارانہ مشن کی بنیاد پر عام مسلمانوں کی امداد کے ساتھ اپنے مقاصد کی طرف ایسی کامیاب پیش رفت کی ہے کہ آج پوری دنیائے کفر جنوبی ایشیا کے دینی مدارس کے اس تاریخی کردار پر تلملا رہی ہے۔ اور عالمی استعمار ان مدارس کے ہاتھوں اپنی عبرتناک تہذیبی و ثقافتی شکست پر بدحواس ہو کر ان مدارس کے آزادانہ کردار پر جداگانہ تعلیمی تشخص کے خاتمہ کیلئے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔

۲۷م

☆ ان مدارس دینیہ نے نہ صرف یہ کہ عام مسلمانوں کے ایمان و عقیدہ کا تحفظ کیا ہے بلکہ معاشرہ میں مسجد و مدرسہ کے وجود و کردار کے تسلسل کو قائم رکھا ہے' ارتداد والحاد کے فکری حملوں کا مقابلہ کیا ہے۔ اسلامی طرز معاشرت اور تمدن و ثقافت کو اپنی اصلی شکل میں نئی نسل تک منتقل کیا ہے' مغرب کے سیکولر فلسفہ اور ثقافت کا راستہ روکا ہے' مسلمانوں کی آزادی فکر اور آزادی کردار کی پشت پناہی کی ہے' جنوبی ایشیا میں برطانوی استعمار اور وسطی ایشیا میں روسی استعمار کے تسلط کیخلاف جنگ آزادی کے ناقابل شکست مورچے کا کردار ادا کیا ہے۔ اور اب مغربی ایشیا میں امریکی استعمار اپنے فوجی تسلط اور وحشیانہ معاشی استحصال کو برقرار رکھنے میں سب سے زیادہ خطرہ انہی مدارس سے محسوس کررہا ہے حتیٰ کہ اس خطہ کے دینی مدارس کا یہ فیضان دنیا کے ہر خطہ کے مسلمانوں تک پہنچا ہے اور آج دنیا بھر میں اسلامی عقائد واعمال' تہذیب و ثقافت اور اسلام کے اجتماعی معاشرتی کردار کے جو مظاہر ایک بار پھر ابھرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ انکے پیچھے جنوبی ایشیا بالخصوص پاکستان کے انہی مدارس دینیہ کا ڈیڑھ سو سالہ کردار واضح طور پر جھلکتا دکھائی دے رہا ہے۔

☆ یہ انہی مدارس کے آزادنہ کردار اور جداگانہ دینی و تعلیمی تشخص کا کرشمہ ہے کہ جہاد افغانستان میں ان مدارس کے فیض یافتہ لاکھوں علماء اور طلبہ کی قربانیوں کے نتیجہ میں سوویت یونین جیسی عظیم قوت' ریت کی دیوار کی طرح بکھر کر رہ گئی ہے اور نہ صرف افغانستان کو آزادی نصیب ہوئی ہے بلکہ وسطی ایشیا کی مسلمان ریاستیں اور بالٹیک خطہ کی مسیحی ریاستیں تک آزاد ہوئی ہیں۔ مشرقی یورپ کو روسی تسلط سے نجات ملی ہے۔ جرمنی ایک بار پھر متحد ہوا ہے پاکستان کی شمالی مغربی سرحد ہمیشہ کیلئے محفوظ ہوگئی ہے اور یہ بھی ان دینی مدارس کے طلبہ اور مجاہدین کے خون کا صدقہ ہے کہ یورپ کے ممالک آج "ریاست ہائے متحدہ یورپ" کی عملی شکل کو اپنے سامنے دیکھ رہے ہیں جسکا تصور وہ کبھی خواب میں بھی اپنے ذہنوں میں نہیں لاپاتے تھے۔ لیکن یہ بھی دنیا کی پوری تاریخ میں "احسان فراموشی" اور "نمک حرامی" کا سب سے بڑا مظاہرہ ہے کہ افغان مجاہدین اور دینی مدارس کے طلبہ و علما کی عظیم قربانیوں کے ثمرات سے جھولیاں بھرنے والے یہی ممالک واقوام انہی مدارس اور طالبان کی اسلامی حکومت کیخلاف گھناؤنی سازشوں میں مصروف ہوگئے ہیں۔

☆　دینی مدارس کا یہ آزادانہ نظام اور جداگانہ تعلیمی تشخص اسلامی جمہوریہ پاکستان کی سابقہ حکومتوں کو بھی کھٹکتا رہا ہے۔ اور کم وبیش ہر حکومت کے دور میں یہ کوشش ہوتی رہی ہے کہ ان مدارس کے جداگانہ نظام تعلیم کو ختم کر کے انہیں ریاستی اداروں کے کنٹرول میں لایا جائے۔ اور مدارس کے معیار کو بہتر بنانے اور انہیں اجتماعی دھارے میں شامل کرنے کے خوشنما نعرہ کے ساتھ ان کے امتیازی کردار سے محروم کر دیا جائے۔ لیکن ہر دور میں دینی مدارس نے متحد ہو کر ایسی ہر کوشش کو ناکام بنایا ہے۔ اور آج جبکہ امریکہ اور دیگر بین الاقوامی قوتوں اور اداروں کی انگشت پر دینی مدارس کے گرد سازشوں کا ایک نیا حصار قائم کرنے کی تیاری کی جارہی ہے اور حکومت پاکستان کے ذمہ دار حضرات نے دینی مدارس کے نظام کے بارے میں پھر سے الٹے سیدھے بیانات دینا شروع کر دیئے ہیں ایک بار پھر یہ ضروری ہو گیا ہے کہ دینی مدارس اپنے موقف اور کردار کے تسلسل کو باقی رکھنے کیلئے متحد ہو جائیں اور دینی مدارس کے آزادانہ نظام اور جداگانہ دینی تشخص کے خلاف ہر سازش کو ناکام بنا دیں۔

☆　دینی مدارس کے نظام میں مداخلت کے جواز اور انکے آزادانہ کردار کو ریاستی کنٹرول میں لانے کے بہانہ کے طور پر جن امور کا ذکر کیا جاتا ہے ان میں سے کوئی مسئلہ بھی نیا نہیں ہے ان امور پر حکومتوں اور مدارس کے درمیان بیسیوں بار گفت وشنید ہو چکی ہے۔ مدارس نے کبھی کسی جائز بات کو قبول کرنے سے انکار نہیں کیا اور نہ ہی اب کسی جائز اور معقول بات کو تسلیم کرنے سے مدارس دینیہ کو انکار ہے، لیکن اس سلسلہ میں اس اصولی اور فیصلہ کن موقف کا اعادہ ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ :

۱۔ دینی مدارس کے جداگانہ تعلیمی تشخص کے خلاف کوئی بات قبول نہیں کی جائیگی۔

۲۔ دینی مدارس کے آزادانہ نظام اور کردار پر کسی قسم کی کوئی قدغن برداشت نہیں کی جائے گی۔

۳۔ سیکولر ریاستی مشنری اور اداروں کی کسی ڈکٹیشن کو تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

دینی مدارس کے جسلبات کی جانچ پڑتال کا مسئلہ ہو نصاب ونظام کی اصلاح اور اس کی بہتری کا سوال ہو یا غیر ملکی طلبہ کے داخلہ اور ان کی تعلیم کا معاملہ ہو ہم دینی مدارس کے جداگانہ تعلیمی تشخص، آزادانہ نظام وکردار اور ریاستی اداروں کی عدم مداخلت کے تین بنیادی اصولوں کے دائرہ

میں رہتے ہوئے کسی بھی حلقہ کی ہر جائز تجویز پر غور کرنے کیلئے تیار ہیں لیکن بنیادی اصولوں میں سے کسی ایک کی نفی بھی ہمارے نزدیک دینی مدارس کے تاریخی کردار سے دست برداری کے مترادف ہے جس کیلئے ہم کسی صورت میں اور کسی قیمت پر تیار نہیں ہیں ان حقائق کی روشنی میں اور ان کی بنیاد پر دینی مدارس کے نمائندگان کا یہ ملک گیر اجتماع دینی مدارس کے بارے میں حکومتی عہدیداروں کے حالیہ اعلانات کو قطعی طور پر مسترد کرنے کا اعلان کرتا ہے اور یہ بات واضح کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ اگر حکومت نے ناعاقبت اندیشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دینی مدارس کے معاملات میں مداخلت کی کوئی کوشش کی تو اسے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اس کے ساتھ ہی یہ اجتماع تمام مذہبی مکاتب فکر کے دینی مدارس کے ذمہ دار حضرات سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس نازک مرحلہ میں مکمل یک جہتی اور اتحاد کا مظاہرہ کریں اس مقصد کے لئے مختلف مکاتب فکر کے دینی مدارس کے ذمہ دار حضرات سے رابطہ قائم کرنے کی غرض سے ایک رابطہ کمیٹی قائم کی جارہی ہے جس کے کنونیر اور ارکان درج ذیل ہونگے۔

رابطہ کمیٹی برائے تحفظ مدارس دینیہ

کنونیر :- شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب

ممبر سرحد ا۔ مولانا قاضی عبداللطیف کلاچی' مولانا حمد اللہ جان ڈاگئی

ممبر پنجاب۔ ا مولانا زاہد الراشدی 'گوجرانولہ۔

شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد 'فیصل آباد۔ مولانا فضل الرحیم 'لاہور

ممبر سندھ۔ا۔ مولانا محمد اسعد تھانوی' مولانا اسفندیار خان' مولانا زرولی خان' مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی۔ ممبر بلوچستان۔ا۔ مولانا اللہ داد کاکڑ 'ژوب۔ مولانا عبدالباقی 'کوئٹہ' مولانا عبدالغنی 'چمن۔ شمالی علاقہ جات۔ ا۔ مولانا قاضی محمد نثار

روالپنڈی اسلام آباد۔ ا۔ مولانا اشرف علی 'مولانا قاری سعید الرحمان۔

آزاد کشمیر۔ مولانا محمد یوسف خان پلندری

اسکے علاوہ کمیٹی کے کنونیر دیگر اکابر کے مشورے سے انکے تجویز کردہ نام بھی کمیٹی میں شامل

کر سکیں گے۔ یہ کمیٹی تمام مکاتب فکر کے دینی مدارس کے وفاقوں کے ذمہ دار حضرات اور اہم رہنما دینی مدارس کے سربراہوں سے ملاقات کر کے ایک مشترکہ موقف اور حکمت عملی کے تعین کیساتھ ساتھ تمام مکاتب فکر کے دینی مدارس کے "مشترکہ تحفظ دینی مدارس قومی کنونشن" کی راہ ہموار کرے گی تاکہ دینی مدارس کے تشخص اور آزادی کے خلاف اس نئی سازش کو ناکام بنانے کیلئے یہ مشترکہ جدوجہد کا لائحہ عمل طے کیا جائیگا۔ یہ اجتماع دینی مدارس کے تمام وفاقوں کے سربراہوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر مل بیٹھنے کا اہتمام کر کے ملک بھر کے دینی مدارس کے کارکنوں اور مذہبی حلقوں کی راہنمائی کا بروقت فریضہ سرانجام دیں۔ اور دینی مدارس کے خلاف اس عالمی سازش کا نوٹس لیتے ہوئے اسکے بارے میں واضح اور دوٹوک پالیسی کا اعلان کریں۔

اجلاس کی قرار دادیں

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں ملک بھر کے دینی مدارس کا یہ نمائندہ اجتماع حکومت پاکستان کو اس کی آئینی ودینی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہوئے اسکے اس افسوسناک طرز عمل پر شدید احتجاج کرتا ہے کہ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے ضروری اقدامات کرنے کے بجائے حکومت نے پہلے سے نافذ اسلامی اصلاحات وقوانین کو غیر موثر بنانا شروع کر دیا ہے۔ مثلاً

☆ دستور پاکستان کی معطلی کے بعد دستور کی اسلامی دفعات بالخصوص عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی اسلامی شقوں کے بارے میں ابہام کی فضا قائم ہو چکی ہے اور دینی خلقوں کے مسلسل مطالبہ کے باوجود چیف ایگزیکٹیو اس سلسلہ میں کوئی وضاحت کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔

☆ سود کے بارے میں سپریم کورٹ کے واضح فیصلہ کے باوجود ملک سے سودی نظام کے خاتمہ کے لئے حکومت کوئی کاروائی نہیں کر رہی۔

☆ "توہین رسالت" پر موت کی سزا کے قانون کے نفاذ کے طریق کار میں تبدیلی کا اعلان کر کے اس قانون کو غیر موثر بنانے کی سازش کی جا رہی ہے۔

☆ خواتین کے حقوق، ضلع اور دیگر حوالوں سے نکاح و طلاق اور وراثت کے اسلامی قوانین میں ردوبدل کر کے ایک اسلامی ملک میں مسلمانوں کے پرسنل لا کو ختم کیا جارہا ہے

☆ ریڈیو، ٹی وی، اخبارات اور ثقافتی پروگراموں کے ذریعہ حکومتی عہدہ داروں کی سرپرستی میں فحاشی اور بے حیائی کو فروغ دیا جارہا ہے۔

☆ حکومتی حلقوں کے علم میں اور انکی سرپرستی میں جوئے کا غیر شرعی کاروبار ہر سطح پر مسلسل فروغ پارہا ہے۔ حکومت اسکی روک تھام کے بجائے اس حرام خوری کی حوصلہ افزائی کررہی ہے۔

☆ قادیانیوں کی کھلم کھلا سرپرستی کی جارہی ہے اور نہ صرف قادیانیوں کی سرگرمیاں حکومت کی سرپرستی میں علی الاعلان جاری ہیں بلکہ قادیانی اور این جی اوز کے کارندے حکومتی صفوں میں اپنی کمین گاہیں قائم کر چکے ہیں۔

☆ ملک کے تعلیمی اداروں میں اسلامیات کی تعلیم کو مسلسل کم کیا جارہا ہے حتی کہ حکومت سکولوں میں ناظرہ قرآن کریم کی تعلیم کی ذمہ داری قبول کرنے سے بھی انکاری ہے۔

☆ صوبہ سرحد کے مختلف حلقوں کی طرف سے یہ احتجاج عوامی سطح پر سامنے آچکا ہے کہ سکولوں کے تعلیمی نصاب کی متعدد کتابوں میں قرآن کریم کی آیات میں واضح تحریف کی گئی ہے اور قرآنی آیات میں ردوبدل کر کے تحریف شدہ نصاب طلبہ کو پڑھایا جارہا ہے۔

☆ مجوزہ ضلعی حکومتوں اور بلدیاتی اداروں میں خواتین کو مردوں کے مساوی نمائندگی دینے کا اعلان کر کے اسلامی تشخص کو مجروح کیا جارہا ہے حالانکہ یہ مساوی نمائندگی دنیا کے کسی بھی ملک میں حتی کہ امریکہ اور دیگر مغربی ملکوں میں بھی حاصل نہیں ہے۔

ان حالات میں یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ملک کے حالات کو بہتر بنانے اور قومی نظام کی اصلاح کیلئے مغربی ملکوں اور بین الاقوامی سیکولر اداروں کے ایجنڈے پر عمل کرنے کے بجائے اسلامی ایجنڈے قرارداد مقاصد اور دستور کے تقاضوں پر عمل کرنے کا اہتمام کرے۔ ورنہ ملک کے دینی حلقوں کیلئے اس کی پالیسیوں کو زیادہ دیر تک گوارا کرنا مشکل ہو جائے گا۔

☆☆☆